

پشتو زبان میں سیرت کی کتابیں

سید اللہ قاضی

ہزار بار بشویم دہن بہ مشک و گلاب — ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است
 سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدائی ہر دور میں آپ کے ساتھ محبت کا اظہار
 مختلف پیرایوں میں کرتے آئے ہیں۔ کسی نے آپ کے ساتھ محبت و عقیدت کا اظہار قصیدوں
 کی شکل میں کیا، کسی نے نعت کی شکل میں، اور کسی نے تدوین و تالیف کی صورت میں۔ آپ تاریخ کی
 ایک ایسی برجستہ ہستی میں جن کی سوانح عمریاں تاریخ کے مختلف عہد میں مختلف زبانوں میں لکھی گئیں۔
 جس کی وجہ سے آپ کی زندگی کا ہر پہلو تلاش حق کے لئے وقف انسانوں کے لئے روشنی مہیا کرنے لگا۔
 یہی وجہ ہے کہ خدا نے قرآن کریم میں فرمایا: "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّأُولِي
 الْقُلُوبِ الَّذِينَ يَدْرُسُونَ"۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ آپ کا اخلاق قرآن مجید ہے ۱۰
 خوش قسمتی سے پاکستان کے شمال مغربی سرحدی صوبہ کے باشندے یعنی پشتون، اپنے محبوب
 رسول کی سوانح عمری لکھنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہے۔ یہ بس اللہ ہی کا فضل ہے کہ تقریباً ایک سو تین
 سے زائد کتابیں سیرت نبویؐ پر پشتو زبان میں لکھی گئی ہیں اور مطالعہ کے لئے دستیاب ہیں۔
 کسی بھی کتاب کی تصنیف و تالیف کے سلسلے میں کوئی بھی مصنف اپنے وقت کے حالات سے
 متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا، چنانچہ یہی بات سیرت نبویؐ پر پشتون مؤلفین کی تالیفات میں بڑی نظر
 آتی ہے۔ صوبہ سرحد کے لوگ ہمیشہ اسلام کے نام پر اپنا سر قربان کرنے اور اس کے دفاع میں جہاد کرنے
 کے لئے مشہور ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب کبھی کوئی ہاتھ اسلام کے خلاف اٹھاتا تو یہ لوگ اس ہاتھ کو
 کاٹنے کے لئے آگے بڑھے۔ یہاں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ آج پشتون اور مسلمان لفظ ایک دوسرے کے
 مترادف بن گئے ہیں۔ کسی دوسرے مذہب کا پیروکار پشتون نہیں کہلاتا، البتہ اس سے بھی انکار نہیں
 کہ بعض اوقات یہ لوگ دین اسلام کے صحیح اصولوں سے بے خبر ہو کر جذبات کی رومیں بھی بر گئے ہیں۔

اور ان کی اس کمزوری سے مختلف عہد میں مختلف لوگوں نے اپنے ذاتی فراموشی حاصل کئے ہیں۔ ورنہ اسلام سے پشتون کی محبت غیر فانی ہے جس میں شاید ہی کسی کو اختلاف ہو۔ پشتونوں کی اپنے دین سے اور اپنے محبوب رسول کی صحیح تعلیمات سے بے تبری کو پیش نظر رکھ کر مختلف دانشوروں نے یہ اپنا اخلاقی فریضہ سمجھا کہ ان کے سامنے اپنے دین اور اپنے پیارے رسول کی سوانح عمری پشتو زبان میں پیش کی جائے تاکہ وہ خود اس کو پڑھ سکیں سمجھ سکیں اور اس کو اپنے لئے مشعل راہ بنالیں۔

پشتو زبان میں لکھی ہوئی سیرت کی کئی کتابیں ہمارے پاس موجود ہیں اور ان میں سے ہر ایک کا پڑھنا سود مند ہے، لیکن ان میں ایک کتاب ایسی ہے جو نہ صرف ہمارے پشتون بھائیوں کے لئے بلکہ تمام اہل وطن پاکستانی بھائیوں کے لئے بے حد اہمیت کی حامل ہے۔ مصنف کا کمال یہ ہے کہ اس نے پشتونوں کو خطاب کرتے ہوئے سیرت نبویؐ کی افادیت اور ضرورت بیان کی ہے۔ میں اپنا یہ خوشگوار فریضہ سمجھتا ہوں کہ اس مقالے میں اس مجاہد آزادی، محب وطن اور عاشق رسولؐ کے ایسے کارناموں کا ذکر کروں جن کا علم نہ صرف پشتونوں کے لئے بلکہ ہر پاکستانی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ مصنف کا نام حاجی محمد خندان میر ہلالی ہے۔ حاجی ہلالی ہفت روزہ اخبار جمہوریت پشاور کے مدیر بھی رہے ہیں۔ ان کی اس تالیف کا نام "بیکلے رسولؐ" یعنی پیارا رسولؐ ہے۔ یہ کتاب ۱۹۲۵ء میں چھپی اور پھر ۱۹۴۰ء میں یعنی پاکستان بننے کے چند ماہ بعد۔

مصنف اپنی کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:-

مقام شکر ہے کہ میری کتاب "بیکلے رسولؐ" ایسے وقت میں چھپ رہی ہے جب کہ بوہڑی کے مسلمانوں کے مصائب و آلام کی ایک خوبچکان داستان ختم ہونے کو آئی ہے۔ اور مملکت خداداد پاکستان معرض وجود میں آچکی ہے اور مسلمان آزادی کی سانس لے رہے ہیں۔ اس خوشی میں تمام دنیا کو جاہلیت کے پنجے سے آزاد کرنے والے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی اور تعلیمات بیان کر کے پشتون قوم کے ہر چھوٹے بڑے کی زندگی میں عملی انقلاب لانے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

حاجی ہلالی کہتے ہیں کہ ایک تو ۱۸۵۰ء کا وہ منحوس سال تھا جس کا ہر مہینہ ہر دن اور ہر گھڑی مسلمان قوم کی تباہی اور ذلت کی داستان ہے اور اس سال مسلمان قوم کو اگر نیکے ہاتھوں پر ظلم برداشت کرنے پڑے۔ تاریخ کا ہر وقت اور سطر اس کی گواہی ہے۔

مصنف آگے چل کر لکھتے ہیں کہ اس کے مقابلہ میں ۱۹۴۰ء کا سال وہ مبارک سال ہے جس کا ہر دن اور ہر گھڑی ہمارے لئے خوشی اور مسرت کا پیغام لائی ہے۔ بڑے شکر کا مقام ہے کہ بوہڑی میں ایک اسلامی

ریاست پاکستان کا جھنڈا بلند ہوا ہے۔ یہ وہ مبارک دن ہے کہ مسلمان ایک دفعہ پھر آزادی کی بیش بہا نعمت سے نوازا گیا ہے۔ یہ وہ دن ہے کہ خیر سے لے کر جنگاں تک مسلمان قوم کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی سلطنت دی ہے جو نہ صرف تمام اسلامی سلطنتوں میں سب سے بڑی ہے بلکہ دنیا کے پانچ بڑے ممالک میں سے ایک ہے۔ ۷

مصنف مزید لکھتے ہیں کیا آپ کو معلوم ہے کہ مسلمان کو یہ آزادی کس نے دی۔ مسلمان کی گردن سے غلامی کا طریق کس نے اتارا؟ مسلمان کو کانگریس کے دام فریب سے کس نے نکالا؟ وہ کون ہے جس نے مسلمانوں کے سر پر آزادی کا تاج رکھا؟ وہ کون ہے جس نے مسلمانوں کا جھنڈا ایک دفعہ پھر برصغیر میں لہرایا؟ یہ پیشانی مدبر و قائد اعظم محمد علی جناح ہے جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا خادم اور جمال الدین افغانی اور اور علامہ اقبال کے خوابوں کی تعبیر ہے۔ ۸

چنانچہ مصنف اس خوشی کے موقع پر ایک ترانہ پیش کرتا ہے جس کا مفہوم یہ ہے: جب تک آسمان پر سورج چمکتا رہے گا اور ستاروں کی مغل جہتی رہے گی اور مسلمان باقی ہیں اس وقت تک مملکت پاکستان باقی رہے گی اور دلوں پر قائد اعظم محمد علی جناح کی حکمرانی ہوگی۔ بیرونی ممالک کے ساتھ تعلقات کے بارے میں مصنف فرماتے ہیں:-

ہم چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے دل قرآن کریم کی محبت سے سرشار ہوں اور پوری دنیا ان کی جولاں گاہ ہو۔ افغانستان، ترکی، ایران، شام، لبنان، مصر، عراق اور حجاز سے ہمارے دوستانہ تعلقات ہوں، مقام مسرت ہے کہ موجودہ وقت میں ہماری حکومت نے ان تمام مسلم ممالک سے اتہائی دوستانہ تعلقات قائم کر رکھے ہیں۔ ۹

ملک کی داخلی وحدت کے بارے میں فرماتے ہیں۔ سوات، قلات، بہاولپور، چترال، کشمیر، دیر امب۔ ان تمام ریاستوں کا اتحاد پاکستان کے ساتھ اشد ضروری ہے۔ ۱۰

یاد رہے کہ یہ کتاب ۱۹۴۷ء میں چھپی ہے۔

حاجی ہلالی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو چار ادوار میں تقسیم کرتے ہیں۔

پہلا دور ————— ولادت مبارکہ سے چالیس سال تک۔

دوسرا دور ————— آغاز نبوت سے ۵۳ سال کی عمر تک یعنی ہجرت مدینہ تک۔

تیسرا دور ————— ہجرت سے وفات تک۔

چوتھا دور ————— وفات سے ابدالآباد تک۔ ۱۱

اسی طرز پر مصنف ایک عام پاکستانی کی زندگی کو بھی چار ادوار میں تقسیم کرتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو ہم نے چار ادوار میں تقسیم کیا ہے۔ اس طرح اس بے مثال پیغمبر کی امت پاکستانی مسلمان کی زندگی کے بھی چار ادوار ہیں۔

پہلا دور ————— پیدائش سے لے کر مدرسے جانے تک۔

دوسرا دور ————— مدرسے سے فارغ ہو کر میدانِ عمل میں آنے تک۔

تیسرا دور ————— عملی زندگی میں اپنے عمل صالح سے مملکتِ خدا داد پاکستان کی خدمت

اور اس کے ساتھ غیر مشروط و ناداری، اللہ اور اس کے رسول کی شریعت کی پیروی، پاکستان کے تمام قبیلوں اور صوبوں میں جہانی چارہ پیدا کرنا، حکومت کی ملازمت میں دیانت و امانت کا خیال رکھنا، پاکستان کا جھنڈا ہمیشہ بلند رکھنا اور اس کو کسی بھی حالت میں سرنگوں نہ ہونے دینا اور پاکستان کی آزادی کو بے قرار رکھنے کے لئے جان کی بازی لگانا، دشمن کو عبرت ناک شکست دینا۔ اخلاقی تدریجوں کو اپنانے کے لئے زنا، چوری، ڈاکہ زنی، شراب زشی، نہایت، رشوت اور قتل سے اپنے آپ کو بچانا، آپس میں ایک دوسرے سے لڑنے سے اجتناب کرنا، اسلام اور پاکستان کے مفاد کو اپنے مفاد پر ترجیح دینا۔ قیامت کو یاد رکھنا، اللہ تعالیٰ سے ہر حالت میں ڈرنا، ظلم اور وطن سے غداری سے اپنے دامن کو پاک رکھنا۔

چوتھا دور۔ اگر پاکستانی مسلمانوں میں یہ بلند اخلاقی صفات پیدا ہو جائیں تو پھر قیامت تک ان کا پرچم دنیا میں نمایاں نظر آئے گا۔

مصنف مزید لکھتے ہیں :-

آزادی کے بعد پاکستان کے دیرپشتون نوجوانوں کی ذمہ داری بڑھ گئی ہے۔ پاکستان کے پشتون اپنی اسلامی سلطنت میں برابر کے حصے دار ہیں۔ ملک کے کسی بھی حصے میں فرائض منصبی پر فائز ہوتے ہوئے ایک عظیم قوم کے افراد کی طرح ان کے لئے ضروری ہے کہ بچپن ہی سے پشتون نوجوان سرور کائنات کی تعلیمات سے اپنے آپ کو مزین کریں۔

آپ نے ملک کے مختلف صوبوں کے بارے میں لکھا :-

پاکستان الٰہی مہربانی سے ایک ایسی نئی مملکت ہے۔ جس میں طورخم سے لے کر چٹاگانگ تک صوبہ سرحد، بلوچستان، پنجاب اور سندھ کے علاقے شامل ہیں۔ آفریدی، مہمند، مسعود (محمود)، بلن، دوڑ، اورکزئی، وزیر، سالارزئی، اخون نیل، چغریزی، زائیرنی، ملینزی، یوسف زئی۔ ان تمام قبائل نے اسلامی ریاست کے ساتھ اپنے تعلقات اسلامی جہانی چارے کی بنیاد پر مضبوط بنا لئے ہیں۔ پاکستان

ان قبائل کی آزادی کا ضامن ہے اور یہ قبائل پاکستان کے ونا دار اور محافظ۔

حاجی ہلالی آگے چل کر فرماتے ہیں :-

آزادی، استقلال، اور اپنی حکومت خود چلانا اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں وہ قرآن کریم کی سورہ نور کی ایک آیت کا حوالہ دیتے ہیں۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں اور نیک عمل کرنے والوں کو حکمرانی دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ پھر ایک دوسری آیت کا ذکر کرتے ہیں جس میں انصاف سے کام کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ - ۱۴ -

پھر آخر میں لکھتے ہیں :-

انسان کے لئے امن و آسختی کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنا۔ - ۱۵ -

محترم بھائیو! یہ تو تمہیں وہ باتیں جن کا مصنف نے اپنی کتاب "بھنگے ر سوگ" کے مقدمہ میں تذکرہ کیا۔ آئیے اب ان باتوں کا تجربہ کریں جو مصنف نے سیرت نبوی لکھنے کے ساتھ ساتھ پاکستانی پشتونوں کو مخاطب ہو کر کہی ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا پہلا دور بیان کرتے ہوئے آپ کے لقب "امین" کے بارے میں چند اشعار درج کرتے ہیں۔ (جن کا مفہوم یہ ہے)

امانت اور دیانت ایمان کی جڑ ہے۔

بے دین اور بے دیانت بے ایمان ہوتا ہے۔

دیانت پیارے رسول کی صفت ہے۔

دیانت انسانیت کی معراج ہے۔

دیانت ہی میں قوموں کی زندگی ہے اور دیانت ہی میں دین و دنیا کی کامیابی ہے۔

دیانت اور صداقت انسانیت کا جوہر ہیں اور جب انسان میں یہ نہ ہے تو بھروسہ و رندہ

بن جاتا ہے۔ - ۱۶ -

مسلمانوں پر اہل مکہ کے مصائب و آلام کی دل خراش داستان بیان کرتے ہوئے اپنے ہم وطنوں

کو مخاطب کر کے حاجی ہلالی لکھتے ہیں :-

پیارے بھائیو! اہل مکہ کی طرح مشرقی پنجاب کے فسادیلوں نے مسلمان عورتوں کو ذلیل کیا اور

ان سے ان کی عصمت اور عظمت کو چھین لیا۔ ان کی یہ کوشش ہے کہ مسلمانوں سے سب کچھ چھین لیں

پاکستان کو تباہ کر دیں اور مسلمانوں کو دوبارہ اپنا غلام بنا لیں۔

پیارے بھائیو! اسلام کے ان سرفردوں کے حالات پڑھ کر غور کیجئے کہ انہوں نے اسلام کے لئے کیسی کیسی تکالیف برداشت کیں۔ اپنا مال، اپنی اولاد، اپنے رشتہ دار و احباب، اپنا ملک، یہ سب کچھ انہوں نے اسلام کے لئے قربان کر دیا۔ انہی قربانیوں کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے اسلام کا جھنڈا بلند کیا اور شیطانی قوتوں کو ہال کر دیا۔

پیارے بھائیو! ان جان نثاروں میں یہ خاصیت تھی کہ ان کے قول و فعل میں تضاد نہیں تھا۔ آپ کا قول و فعل بھی ایک ہونا چاہئے۔ رشوت، حسد، مخری، جھٹی، جھوٹی شہادت، ان تمام بد اخلاقیوں سے اپنے آپ کو بچائیے۔ قوم فردھی اور اپنے پاکستان سے غلامی جیسی پست چیزوں کے نزدیک نہ جانے والدین کی عزت، احترام کو اس کا حق دینا، چیموں کے ساتھ حسن سلوک، وعدہ پورا کرنا۔ ناپ تول میں کمی نہ کرنا، وغیرہ یہ تمام صفات ایک خود دار قوم کے افراد میں پائی جاتی ہیں۔

اسلام کے عالمگیر اصول کو اپنی عملی زندگی میں جگہ دیجئے اس طرح غیر مسلم آپ کو دیکھ کر خود بخود مسلمان بن جائیں گے۔ ۱۹

ہجرت کے وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر لیٹنا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوگوں کی امانتوں کا ذکر کرتے ہوئے حاجی بلالی اپنے ہم وطنوں سے یوں مخاطب ہوتے ہیں۔

پیارے بھائیو! آپ بھی صادق اور امین بن جائیے۔ دوست اور دشمن آپ کا عتاب کر سکیں گے جنگ بدر میں مسلمانوں کی بے مثال قربانی کا ذکر کرتے ہوئے مسلمانوں سے یوں مخاطب ہوتے ہیں۔ (یہ خطاب پشتو اشعار میں ہے)

اے ایمان والو! میدان بدر بھی آپ کی جسارت و قربانی کو حیرانی کی نظر سے دیکھ رہا ہے۔ اور اے ایمان والو! آپ کی زندگی کا مازدین و ملک کے لئے قربانی دینے میں ہے۔ ۲۰

جنگ بدر کا تجزیہ کرتے ہوئے حاجی بلالی لکھتے ہیں :-

افسوس! جنگ ایک ایسی ہدی ہے جس سے چھٹکا لائیں ہے اس لئے کہ خونخیزی، خونریزی سے بند ہوتی ہے۔ اگر عجز جڑنے سے صلح حاصل ہو سکتی، تو ہمارے پیارے نبی ایسا ہی کر کے صلح حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے۔ لیکن جب تک دنیا میں ابوجہل موجود ہیں تو اس کے ساتھ امی پسندی کسی حالت میں کارگر ثابت نہیں ہو سکتی۔ غیرت و حمیت مسلمان نوجوانوں کا لباس ہے قومی خطرے کے

وقت انفرادی نیک کی کوئی حیثیت نہیں۔ اگر عبادت میں مشغول لاکھ لاکھ لوگ ہوں تو ہر ایک کے وقت کو اپنے لئے
ناز و دل سے اٹھ کر سینے پر جوڑ کر میدان جنگ کی طرف لے جائیں تو ایک ہی عبادت صحابہؓ نے اسلام ایک
مجھ جیڑنے سے بلکہ اسلام ان ہی انفرادی اہدائے عمل نیک کا مجموعہ پیدا ہوا ہے جو ان ہی قوی خطرے کے

وقت زاپوں میں ہرگز عبادت کا خفیہ وقت میں دشمن کی مدد کو نہ تھے۔ اس لئے ان کا سبب نہ ہوا۔
بدر کے خیالوں نے میدان جنگ ہی میں ناز و دل سے اس وقت خدا کے حضور میں ہرگز نہ ہوا
اور وہ ان کے وقت دشمن کی مغزوں کو چیرنے والے مجاہد لیکن بعد میں جب مسلمانوں نے اپنی فطرت کے مطابق
نفل نماز سے ادا کرنے کو ترجیح دی تو دنیا کو اسلام اور مسلمان دونوں کو روکنے والے گئے۔ انہی کے
وقت لوگوں کے ساتھ نیک کی کامیابی اسلام ہے اور قوی خطرے کے وقت ان ہی دشمن کی تباہی گنا
حقیقی دین ہے۔ اگر مسلمان امن اور جنگ دونوں حالتوں میں اسلامی احکام پر عمل پیرا ہوں تو
تو اقوام عالم میں ان کا سر ہمیشہ بلند رہے گا۔ ۲۲

جنگ بدر کے حالات کے انتظام پر حاجی بلالؓ لکھتے ہیں: **وَالسَّامِ الْيَتِيمَ لَهُ**
اے خدا! مجھ پر ہرے پشتوں قوم کے نوجوانوں کو بدر کے نوجوانوں جیسا اہسان کامل
عطا فرما۔ ۲۳

بدر کے قیدیوں میں بعض کلمے پڑھے آدی تھے۔ ان کا ادا ان جنگ یہ مقرر کیا گیا کہ وہ صحابہؓ کے
بچوں کو کھٹا پڑھنا سکھائیں گے۔ اس سلسلے میں حاجی بلالی اپنے پشتوں بھائیوں سے یوں مخاطب
ہوتے ہیں:

یارے بھائیو! پیارے نبیؐ لکھنے پڑھنے کو پختہ فرمایا کرتے تھے۔ آپ بھی شوق سے پڑھیں اور
لکھیں۔ پیارے نبیؐ آپ اپنے دشمنوں پر جانیں لگے۔ پیارے نبیؐ دشمن کے قیدیوں کے ساتھ کس
قدر مہربانی کا سلوک کیا۔ آپ بھی عدل و انصاف کا اپنا شیوہ بنائیں اور ضعیفوں یتیموں اور یراؤں
پر ظلم و زیادتی نہ کریں۔ **وَالسَّامِ الْيَتِيمَ لَهُ**
اے جنگ! امدادیں صحابہؓ کی طرف سے لاکھ لاکھ تھے۔ ہر صحابہؓ بلالی یوں لکھنے پڑھنے میں چاہت
تھے۔ یہی اللہ عزوجل کا ارادہ تھا۔ تو تم اور وہاں کے صحابہؓ کہتے تھے کہ اللہ نے اسے ہر صحابہؓ کو
کہتے ہیں اور قیامت کے دن شہید کی بنیاد میں شجاعت کہنے والا ایمان سے محروم نہ بنے۔ **وَالسَّامِ الْيَتِيمَ لَهُ**
بہتر فرماتے ہیں: **وَالسَّامِ الْيَتِيمَ لَهُ** اس کے لئے اللہ نے ان کو اللہ
جو آدمی غلامی کی موت مرے، تو اس کا نام ہمیشہ کے لئے مسٹ جاتا ہے۔ لیکن جو آدمی اسلام

کی راہ میں مرے تو وہ ابدالآباد تک زندہ رہتا ہے۔ - ۲۶

احد کی جنگ میں صحابی نوابین کی بہادری اور خدمات کا ذکر کرتے ہوئے حاجی ہلالی لکھتے ہیں :-
 بہادر خواتین ہمیشہ بہادری کا کام کرتی ہیں اور اس کو وہ اپنی عزت سمجھتی ہیں۔ حقیقت یہ
 ہے کہ مذہب، قوم اور ملک کو درپیش خطرہ کے وقت اگر عورتیں اپنی خدمات پیش نہ کریں تو شکست کھانے
 کی صورت میں دشمن کے ہاتھوں ان کی عزت محفوظ نہیں رہتی۔ اس لئے دین اور ملک کو درپیش خطرہ کے وقت
 غیرت مند عورتیں اپنے جوانوں کو میدان جنگ کی طرف خود دھکیلتی ہیں۔ اور خود بھی خدمات پیش کرتی ہیں۔ - ۲۷
 جنگ بدر اور جنگ احد سے تنازعہ اخذ کرتے ہوئے حاجی ہلالی اپنی بات ختم کر کے لکھتے ہیں :-
 پشتونوں نے جوانوں کو جنگ بدر اور جنگ احد میں شریک نہ جوازوں کے حالات زندگی کا بار بار مطالعہ
 کرنا چاہیے اور یہ سبق حاصل کرنا چاہیے کہ اپنے قائد کے حکم کی نافرمانی کرنے سے نفع شکست میں تبدیل
 ہو سکتی ہے۔ - ۲۸

وما ملینا الا البسلاخ۔ وما توفیقہ الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔
 وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

حوالے

- ۱۔ قرآن ۳۳ : ۲۱
- ۲۔ انکار ہلالی، ص (ط)
- ۳۔ جیسے کہ پشتو زبان میں لکھی ہوئی سیرت کی تمام کتابوں کے مقدموں سے ظاہر ہوتا ہے۔
- ۴۔ بشکل رسوائی، ۱

الحاج محمد خان میر ہلالی، ۷ اپریل ۱۸۹۷ء میں پشاور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام گل میر خان
 تھا۔ آپ بچپن ہی سے پشتو ادب کے دلدادہ تھے۔ آپ شعر بھی کہتے تھے لیکن عام شاعروں کے برعکس آپ
 کی شاعری مذہب اور ملک و ملت کے لئے وقف تھی۔ آپ اپنے کام سے پشتون نوجوانوں کے دلوں میں
 سامراج کے خلاف نفرت اور ملک و ملت کے ساتھ محبت کے جذبات پیدا کیا کرتے تھے۔
 حاجی ہلالی اگر نوجوانوں کے خلاف ہر نماز میں شریک رہے ہی اور اس سلسلے میں وہ کئی بائبل بھی جبا
 چکے ہیں۔

پاکستان بننے سے پہلے وہ مسلم لیگ کے سرکردہ رکن تھے۔ لیکن افسوس! کہ پاکستان بننے کے بعد وہ مکمل طور پر جھلا دیئے گئے اور اس کی بڑی وجہ بقول الزریگ غازی آپ کی مالی کمزوری تھی۔
پاکستان بننے پر وہ بہت خوش تھے جس کا اظہار وہ اپنی کتابوں میں دوڑوں نظم و نثر میں کر چکے ہیں آپ کی تاریخ وفات ۳۰ جنوری ۱۹۷۴ء ہے۔

آپ کے دو بیٹے بقید حیات ہیں۔ انور بیگ غازی اور ارشد ہلالی اور دوڑوں علم و ادب کے بڑے دلدادہ ہیں (تفصیل کے لئے دیکھیں "انکار ہلالی اور توریالی")

۵ -	'بیکلے رسول' مقدمہ	ب ت ا ح
۶ -	'بیکلے رسول' مقدمہ	د ت ا ہ
۷ -	ایضاً	ہ ت ا و
۸ -	ایضاً	د ت ا ز "توریالی" صفحہ ۱۹۷
۹ -	ایضاً	ایضاً "توریالی" صفحہ ۱۹۷-۱۹۸
۱۰ -	ایضاً	(۱)
۱۱ -	"	ز ، ح ، ط
۱۲ -	"	"انکار ہلالی" مقدمہ ج ، ف
۱۳ -	"	ط ، ایضاً ط
۱۴ -	"	ط ، ی
۱۵ -	"	ی ، ک ، ل ایضاً "توریالی" صفحہ ۱۹۷
۱۶ -	"	مقدمہ م
۱۷ -	"	م ، ن ، س
۱۸ -	"	صفحہ ۵۳ تا ۵۶
۱۹ -	"	صفحہ ۱۸۷ تا ۱۸۹
۲۰ -	"	صفحہ ۱۹۳
۲۱ -	"	صفحہ ۲۱۷ تا ۲۱۸
۲۲ -	"	صفحہ ۲۳۳ تا ۲۳۶
۲۳ -	"	صفحہ ۲۳۳ تا ۲۳۴

- ۱۳- دینی دنیا
- ۱۵- صدیق اکبرؓ
- ۱۶- عکس عشر
- ۱۷- مولوی غلام بخش
- ۱۸- نظام الملک انارکلی
- ۱۹- یوسفی

۵- سید روح اللہ - مبارک خیر لکھنؤ اور شہداء اسلام کی کتاب خانہ پشاور

۶- گوہر خان - قلب السیر (مخطوطہ) پشاور میوزیم

مصنف غرضحال خان خٹک کے بیٹے ہیں، ان کی یہ کتاب ۱۰۰۰۰ سے زائد کاپیاں لکھنؤ میں چھاپی گئی ہیں۔

مقالہ از محمد زین طاهر پشتو ایکٹیو پشاور یونیورسٹی کے ایک رسالہ پختون میں چھاپا ہے۔

۷- عبدالحمید اترافغانی - سیرت و پاک رسول - دارالاشاعت باجوڑ پاکستان

۸- عبدالکریم مظلوم - مقدمہ سیرۃ النبویہ پشتو ترجمہ پشتو ایکٹیو پشاور یونیورسٹی

۹- مرزا عبدالکریم - مراد عالم نامہ نامی پڑھیں باجوڑ اور گوجرانوڑ

۱۰- مولانا غلام حسین - سیرۃ نبویہ شریف مطبوعہ پشاور دارالاشاعت پشاور

۱۱- محمد اکبر گلامی - غلام حسین و تلامذہ کی زندگی اور خدمات

۱۲- حضرت مولانا محمد رفیع - "گلدستہ مولانا محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی کے علمی و ادبی خدمات"

۱۳- مولانا رفیع - "گلدستہ مولانا محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی کے علمی و ادبی خدمات"

۱۴- مولانا رفیع - "گلدستہ مولانا محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی کے علمی و ادبی خدمات"

۱۵- مولانا رفیع - "گلدستہ مولانا محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی کے علمی و ادبی خدمات"

رسالے

۱۵- "اباسین" کراچی اگست ۱۹۶۳ء

۱۶- "آبِ نِس" کراچی

۱۷- "آبِ نِس" کراچی

۱۸- "آبِ نِس" کراچی

۱۹- "آبِ نِس" کراچی

۲۰- "آبِ نِس" کراچی